Volume: 1 Issue: 15 Pages: 116-117

International Journal of Research in Academic World

E-ISSN: 2583-1615
Impact Factor: 4.714

Received: 29/October/2022 Int. J Res. Acad. World. 2022; 1(15):116-117 Accepted: 21/November/2022

سیرت نگار سر سیّد احمد خان کے خطبات احمدیہ کا تفصیلی جائزہ :-

*[1]Dr. Syeda Talath Sultana

*[1]Professor & Chairperson BOS in Arabic, Department of Arabic, Osmania University, Hyderabad, India.

سر سید کی پیدائش 17اکتوبر1818ء دہلی میں ہوئی ان کے والد میر متقی اور دادا سید ہادی اور نانا امین خواجہ فرید احمد خان اکبر بادشاہ ثانی کے وزیر تھے اور والدہ نہایت نیک دل،فرشتے سیرت،پاک دامن اور دانش مند خاتون تھی۔

سر سید کی تعلیم زمانے کے مطابق قرآن پاک کے بعد عربی و فارسی سے ہوئی۔

ان کے ایام شباب کے بارے میں مولانا حامد حسین قادری نے لکھا ہے کہ سر سید کا زمانہ شباب رنگین صحبتوں میں گزرا تھا،باغوں کی سیر،میلوں،تماشوں،راگ رنگ کے جلسوں میں شریک ہوتے تھے۔ زندہ دل اور بہت حاضر جواب تھے۔ لیکن بھائی کے انتقال کی وجہ سے اپنا سارا رنگ بدل دیا۔{داستان تاریخ اردو ص96-259(1)

1841ءمیں امین پوری کا منصب سنبھالا ایک برس بعد فتح پور سیکری تبادلہ ہوگیا۔ 1855ء میں مستقل صدر امین ہوکر بجنور جانا پڑا۔

برطانوی حکومت نے سر سید کی خدمات اور وفاداری کے صلے میں انہیں انعام دینا چاہا جس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا، وہ کہتے ہیں وہ "تعلقہ جہاں آباد جو نامی کامی سادات کی ملکیت جو ایک لاکھ سے زیادہ مالیت کا تھا لیکن میرے دل کو بے حد صدمہ ہوا، میں اپنے دل میں کہا کہ مجھ سے زیادہ نا لائق دنیا میں کوئی نہ ہوگا کہ قوم پر تو یہ بربادی ہو اور میں ان کی جائداد لے کر تعلق دار بنوں" {داستان تاریخ اردو صہ300} (2)

1858ء میں صدر الصدور بن کر مرادآباد چلے گئے، یہاں سے دو سال بعد علی گڑھ منتقل ہوگئے،1869ءاپریل میں اپنے دونوں بیٹوں سید حامد اور سید محمود کے ساتھ انگلستان گئے، وہاں پر حکومتی قائدین سے ملاقات کی اور یونیورسیٹیوں کے کتب خانوں وغیرہ کا بغور مشاہدہ کیا، دیڑھ سال بعد لوٹ آئے

1875ء میں علی گڑھ میں ایک ابتدائی مدرسہ قائم کیا،پھر قومی خدمت میں مصروف ہوگئے ،22سال تک سر سید ملک وقوم کے لئے جدو جہد کے 1898ء مارچ 27میں اس دنیائے فانی سے رحلت کرگئے۔

تصنیفات کے بارے میں:-

سر سید احمدخاں کی تصنیفات کا انوکھا ذکر ہے جسکو حالی نے تین ادوار میں تقسیم کی ہے۔

1-پہہلا دور ابتداء سے جنگ آزادی تک۔
2-دوسرا دور جنگ آزادی سے یورپ تک۔
3-تیسرا دور سفر یورپ سے رحلت تک۔

پہلا دور ابتداء سے جنگ آزادی تک:-

اس دور میں سر سیداحمدخاں نے دہلی کے 202 بادشاہوں کی مختصر حالات وواقعات پر مشتمل سلسلۃ الملوک" قول متین درابطال حرکت زمین” نامی کتاب سرسید احمد خاں نےاپنے نانا دبیر الدولہ خواجہ فرید الدین کے حالات پر مبنی ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام "سیرت فریدیّہ" ہے

1855ء میں بطور صدر امین بجنورمقرر ہوئے اس دوران تاریخ بجنور تین جلدوں پر مشتمل ہے،اوّل وسوّم تصحیح آئین اکبری کے نام سے شائع کیا۔

دوسرا دور جنگ آزادی سے یورپ جانے تک:

یہ دور بہت اہمیت کا حامل ہے جس میں انہوں نے 1858ء میں مرادآباد میں "اسباب بغاوت ہند" نامی کتاب تصنیف کی ہے۔

1860ء میں "لائل محمّڈن آف انڈیا" “Loyal Mohammadan of india” جو اردو اور انگریزی میں سلسلہ واری رسالہ شائع کیا، تاریخ فیروز شاہی کو بھی شائع کیا، پھر احکام طعام اہل کتاب لکھی ۔ اس کے بعد توریت وانجیل میں جو تحریف لفظی اس کے خلاف استعمل کی جاتی تھی اس کی نشاندہی کے لئے سر سید نے ان مذہبی صحائف کی تبئین الکلام فی تفسیر التورات وانجیل علی ملۃ الاسلام" کے نام سے تفسیر لکھی۔

تیسرا دور سفر یورپ سے رحلت تک:-

سر سید نے سفر یورپ کے باعث "خطبات احمدیّہ" تصنیف کی ہے، انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر بھی لکھی، چند اسلامی مسائل سے متعلق "النظر فی بعض المسائل امام الغذالی"بھی تصنیف کی ہے۔

ایک ہندوستانی نے نبی کریمؐ کے تعداد ازواج پر اعتراضات کیا، تو سر سید احمد ضعف ونقاہت جو انتہاء کو پنچ چکی تھی اس کے باوجود انہوں نے اس کے جواب میں "امّہات المؤمنین" نامی ایک رسالہ تصنیف کیا۔

سر سید کے تمام مضامین کو یکجا جمع کر دیا گیا جو " تہذیب الاخلاق" سے موسوم کیا جاتا ہے

سر سید کے پوتے سر راس مسعود نے ان کے تمام خطوط کو "خطوط سر سید" کے نام سے شائع کیا۔

خطبات احمدیّہ:-

خطبات احمدیہ کو ولیم میور کی "سیرت رسولؐ" پر جو انگریزی میں ہے اس کتاب کے جواب میں سر سید نے تالیف کی ہے، جو 1817ء سے 1893ء کے طویل عرصے پر مشتمل ہے۔ در اصل "خطبات الاحمدیہ علی العرب والسیرۃ المحمّدیہ" لیکن یہ "خطبات احمدیہ" کے نام سے جانی جاتی ہے

1870ء میں لندن “A Series of Essays on the life of Mohammed میں شائع ہوئی، اور اصل اردو کتاب کچھضروری اضافے کے ساتھ 1887ء میں ہندوستان میں شائع ہوئی، عین الحق صاحب نے اپنی کتاب سیرت رسول میں سر سید احمد خاں کے خطبات کا تفصیلی جائزہ اس طرح سے لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ "خطبات احمدیہ ایک تمہید{دیباچہ} اور بارہ مقالات پر مشتمل 803صفحات کی ایک ضخیم کتاب ہے" ہر مقالہ کو خطبہ کا نام دیا گیا ہے اور ہر مقالہ کا عنوان ہی کتاب کے نام کی طرح عربی میں ہے جس کی تفصیل اور ترجمہ اس طرح سے ہے۔

1-پہلا خطبہ:-الخطبۃ الاولی فی جغرافیۃ جزیرۃ العربیۃ وامم العرب العاربہ و المستعبربہ {اردو میں ملک عرب کا جغرافیہ اور اس کی قوموں کا حل}۔

2-دوسرا خطبہ :-الخطبۃ الثانیۃ فی مراسم العرب وعاداتھم قبل الاسلام -{یعنی اسلام سے قبل عربوں کی رسمیں اور ان کی عادتیں}۔

3--تیسرا خطبہ :-الخط الثالثۃ فی الادیان المختلفۃ التی کانت فی العرب قبل الاسلام-{یعنی اسلام سے پہلے عرب کے مختلف مذاھب اور ادیان کا ذکر ہے}

4-چوتھا خطبہ:-الخطبۃ الرابعۃ فی انّ الاسلام رحمۃ للانسان وجنتہ لادیان الانبیاء باوضع البرھان {یعنی اسلام انسان کے لئے رحمت ہے اور تمام انبیاء کے مذاھب کی پشت پناہ}

5-پانچواں خطبہ:-الخطبۃ الخامسۃ فی حالات کتب المسلمین-{یعنی مسلمانوں کی مذھبی کتابیں،کتب تفسیر،کتب حدیث،کتب فقہ،کتب سیرت کے بیان ہیں-

6-چھٹا خطبہ:-الخطبۃ السادسۃ فی الروایات فی الاسلام-{مذھب اسلام کےروایتوں کی اصلیت اور ان کے رواج کی ابتداء }

7-ساتواں خطبہ:-الخطبۃ السابعۃ فی القرآن وھو الھدی والفرقان-{ یعنی قرآن کریم رسول اکرمؐ پر کس طرح نازل ہوا}

8-آٹھواں خطبہ:-الخطبة الثامنة فی احوال بیت اللہ الحرام و السوانح التی مضت فیھا قبل الاسلام-{یعنی خانہ کعبہ اور اس کے گزشتہ حالات اسلام سے پہلے}

9-نواں خطبہ:-الخطبة التاسعة فی حسبہ و نسبہ علیہ الصلوۃ والسلام-{نبی کریمؐ حسب نسب کے بارے میں}

10-دسواں خطبہ:-الخطبة العاشرة فی البشارۃ المذکورۃ فی التورۃ والانجیل-{یعنی آنحضرتؐ کی بشارت کے بیان میں جو تورات اور انجیل میں مذکور ہے}

11-گیاروان خطبہ:-الخطبة الحادی عشر فی حقیقہ شق الصدر و ما ھئیۃ المعراج-{یعنی شق صدر کی حقیقت اور معراج کی ما ئیت کے بیان میں}

12-باروان خطبہ:-الخطبة الثانی عشر فی ولادتہ وطفولیّتہ علیہ الصلوۃ والسلام-{یعنی رسول اکرمؐ کی پیدائش اور نبی کریمؐ کے بچپن کے حالات 12برس کی عمر تک}

تمہید میں سر سید نے مذہب کی حقیقت پر روشنی ڈالی ہے سچے مذہب کو پرکھنے کا واحد اصول اور قانون قدرت کے مطابق ہونا قرار دیا ہے۔ اس کے بعد سر سید نے

جو "Life of Mohammed"کی کتاب "Sir William Mayur "

چارضخیم جلدوں پر مشتمل کتاب کامحاکم کیا ہے۔

ان مقالات کی تفصیل:-

تمہید کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے، جو بارہ مقالات پر مشتمل ہے ہر مقالہ کو خطبہ کہا گیا ہے۔

پہلا خطبہ:-اے مقالہ کتاب سب سے طویل مقالہ ہے جو 180صفحات پر مشتمل ہے، اس کتاب میں سر سید نے تاریخ ،جغرافیہ پھر حضرت بی بی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مکہ مکرمہ میں آباد ہونا پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیویوں اور بارہ بیٹوں کے مختلف حصوں میں آباد ہونے کا تنکرہ ہے، اور اس کتاب میں قوم عاد اور قوم ثمود کا عرب میں ہونا اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کا ان میں مبعوث ہونے کا تنکرہ ہے۔

دوسرا خطبہ:-جو 24صفحات پر مشتمل ہے اس میں اسلام سے قبل عربی اقوام کے رسم و رواج، عقائد و اوہام پر روشنی ڈالی ہے-(جاہلی شعراء سے کلام کی مثالیں پیش کئے ہیں جن میں امرؤالقیس،لبید طرفہ،نابغہ،عمرو،حاتم طائی،حارث،وغیرہ کے اشعار کا احاطہ کیا ہے)

تیسرا خطبہ:-اے مقالہ28صفحات پر مشتمل ہے اس مقالہ میں عرب اسلام سے پہلے جو مذاہب موجود تھے یعنی بت پرستی،خدا پرستی،لا مذہب اور معتقدین مذہب الہامی۔

الہامی مذاہب کی تفصیل اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ1-مذہب صائبی اور 2-مذہب ابراہیمی اور دیگر انبیاء عرب یعنی حضرت اسماعیل ،حضرت ہود ،حضرت صالح، حضرت شعیب کا مذہب اور3-مذہب یہود 4-مذہب عیسوی۔

چوتھا خطبہ:-یہ خطبہ کافی طویل ہے جو 93صفحات پر مشتمل ہے سر سید نے اس خطبہ میں کہا ہے "اسلام دنیا میں رحمت کا باعث ہے"،

انہوں نے اس خطبہ کو چار حصوں پر مشتمل کیا ہے، پہلا حصہ جو عموما انسان کی معاشرت کو مذہب سے فائدہ پہنچاتا ہےاور دوسرے حصہ میں

"Sir William Mayur" کی کتاب "Life of Mohammed"میں

جو اعتراضات پیش کے سر سیدخاں کاتشفی بخش جواب دیاتو-سر سید خاں کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے پیغمبروں اور پاک شخصوں سے بد اخلاقی کی ہے ،یہ اسلام ہی تھا جس نے ان خدا پرست بزرگوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کی تہمتوں سے بچایا اور دنیا کے سامنے ان کی سیرت صحیح پیش کی،

پانچواں خطبہ:-جو 22صفحات پر مشتمل ہے اس خطبہ میں مسلمانوں کی دینی کتابیں یعنی کتب تفاسیر، کتب حدیث،کتب فقہ کی تالیف وترتیب کا منشاء غرض و ڈھنگ کو پیش کیا تاکہ غیر مسلم محققین طرز تصنیف سے واقف ہو اور گمراہ نہ ہو۔

چھٹا خطبہ:-سر سید نے 83صفحات پر مشتمل طویل مقالے میں اسلام کی روایتوں اور ان کی ترویج واشاعت کے بارے میں اختلاف روایت کے مختلف اسباب اور احادیث موضوعہ سے بحث کرکے

"Dr Springer and William Mayur"کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

ساتواں خطبہ:-اس خطبہ میں نبی کریمؐ پر قرآن مجید کا نزول اور آیتوں اور سورتوں کی ترتیب ، آیات ناسخ و منسوخ کی بحث، زمانہ تدوین قرآن محید اور اس کی نقول کی اشاعت کو پیش کرکے سر سید نے

Sir William Mayur اور دیگر عیسائی مصنفوں کی قرآن مجید کے متعلق

پھیلائی ہوئی غلطیوں کی وضاحت کی ہے۔ یہ مقالہ84 صحفات پر مشتمل ہے۔

آٹھواں خطبہ:-اس مقالہ میں سر سید نے خانہ کعبہ کے اسلام سے قبل کے تاریخی حالات سے بحث کیا ہے اور ثابت بھی کیا ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی، یہ مقالہ 63صفحات پر مشتمل ہے

نواں خطبہ:-اے خطبہ حضور اکرمؐ کے حسب و نسب کی تحقیق پر مبنی ہے،اور یہ رسالہ 25صفحات پر مشتمل ہے

دسواں خطبہ:-سر سید احمد خاں نے اس خطبے میں وہ بشارتیں درج کی ہیں جو رسول اللہؐکی نبوت کے بارے میں تورات اور انجیل میں موجود ہیں اور یہ خطبہ 74صفحات پر مشتمل ہے۔

گیارھواں خطبہ:-اس خطبہ میں سر سید نے آنحضورؐ کے سینہ مبارک شق کر نے کی حقیقت اور واقعہ معراج کی ماہیت بیان کی اور واقعہ معراج کو صرف قرآن مجید کے حوالہ سے مانتے ہیں،

بارہواں خطبہ:-یہ آخری خطبہ ہے جو 38صفحات پر محیط ہے اس میں سر سید نے رسول اللہؐکی ولادت سے بارہ برس تک کی عمر کے واقعات ، معتبر اور صحیح روایتوں کی مدد سے بیان کئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ بے شمار روایتوں کی تردید بھی کئے ہیں جو سیرت کی کتابوں میں بھری ہوئی ہیں،

خطبات احمدیہ کا اسلوب:-

خطبات احمدیہ کا طرز تحریر اپنی معاصر تصانیف کے کوسوں آگے ہے،

سر سید عبارت آرائی ،آرائش و زیبائش اور ضائع لفظی کے بجائے سلاست روانی اور سادگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں، اور موضوع کے مطابق اسلوب بیان کا سانچہ وضع کرتے ہیں،

حالی نے "حیات جاوید" میں اسلوب کے بارے میں کہا ہے کہ سر سید کے ہاں ہر مقام کے مقتضاء کے موافق تحریر کا رنگ خود بخود بدل جاتا ہے، اگر ان کے علمی اور تاریخی مضامین میں دریائے کے بہاؤ کی طرح روانی ہے تو مذہبی اور پولیٹیکل تحریروں میں چڑھاؤ کی تیرائی کا زور ہے۔ اعتراضات کے جواب میں متانت اور سنجیدگی ہے (حیات جاوید حالی :630)(3)

سر سید اپنی تحریروں میں قرآنی ،احادیث نبویؐ، عربی اقوال اور ضرب الامثال بکثرت استعمال کیا ہے،

ڈاکٹر سید عبداللہ کہتے ہیں کہ" ضائع اور بدائع سے انہیں بہت چڑتھی مگر قدرتی صنعت کاری کے آثار ان کے بیان میں موجود ہیں، انہوں نے تشبیہ اور استعارہ اور تمثیل سے خاص طور سے کام لیا ہے،(سر سید احمد خاں اور نامور رفقاء ڈاکٹر سید عبداللہ ص(56)(4)

5 حالی کہتے ہیں کہ مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ مطلب کو اس طرح سلجھا کر ادا کرجاتا ہے کہ مضمون لفظوں میں سماتا نظر نہ آتا ایسی خوبی سے ادا ہوجائے جیسے انگوٹھی پر نگیں جڑدیا" اس لحاظ سے جو قدرت سرسید کے قلم میں دیکھی گئی ہے وہ فی الواقع نادر الوجود تھی (حیات جاوید حالی ص)(631) (5)

خطبات احمدیہ کے ماخذات:-

سر سید کے خطبات احمدیہ میں کے ماخذات کی فہرست پڑھتے پڑھتے آنکھیں چند یا جاتی ہیں لیکن ان کے ہاتھ اپنی تحریر کا ثبوت دیتے ہیں۔

انہوں نے اپنے خیالات کی وضاحت کے لئے خطبات احمدیہ میں جن کتب سے استفادہ کیا ہے اس چند نام اس طرح ہیں، قرآن مجید ،صحیح بخاری،صحیح مسلم ،سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ ،سنن نسائی، جامع ترمذی،مسند احمد بن حنبل، مشکوۃ ،سیرت ابن ہشام، کتاب المغازی، (واقدی)(تاریخ ابی الفداء) معجم البلدان،(مروج الذہب) طبقات ابن سعد،حمزہ اصفہانی ، تاریخ طبری، کتاب الشفاء،مواہب الدنیہ، مدارج النبوۃ، تفسیر بیضاوی، تفسیر کشاف،نزہۃ المشتاق (شریف الادریسی) تفسیر رازی ،حجۃ اللہ البالغہ(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، اخبار مکہ (ازرقی) وغیرہ وغیرہ-اس کے علاوہ بہت سی انگریزی، فرانسی ، عبرانی اور لاطینی کے حوالے بھی دیئے ہیں، جن میں بائبل انسائیکلوپیڈیا

Bible encyclopedia
Riwarned Faster
Roma(Adard Gabin)
Lectures on Heroes
Thomas carolit
Ibrani Dictionary
Tarjuma Quran e Majeed George Mel
William Mayur
Apology for Muhammed SAS (Gadfray bagins)
Apology for Mohammed Quran John Davin port
Biography of muhammed, Springer-- وغیرہ وغیرہ

References

1- داستان تاریخ اردو صد:96-259-
2- حیات جاوید حالی-630
3- داستان تاریخ اردو صد-300
4- سر سید احمد اور نام ور رفقاء ڈاکٹر عبداللہ میں- 56